AL-HIKMAH INTERNATIONAL

خطبہ جمعہ

بعنوان

نجات کی راہ، ایمان اور عملِ صالح

سلسلة منبر الحكمة

228

بتاریخ:11دسمبر 2020

بمطابق: ٢٥ ربیع الثانی ١٤٤٢ ھج

بہ اہتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اهم نکات

① ......سورۃ العصر اور سورۃ التین میں نجات کا تصور

② ......توحید باری اور اطاعت مصطفیٰ ﷺ نجات کی بنیاد

③ ......نجات کی راہ........صرف اعمالِ صالحہ

④ ......دورِ فتن میں نجات کی راہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ ، لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وکفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ، وأشْهَدُ أن لَا إلٰهَ إلّا اللهُ وَحْدَه لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَأشْهَدُ أنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا ؛ أمّا بَعْدُ!

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّکَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَیُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ﴾ [التغابن:9]

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً وَ لَنَجْزِیَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴾ [النحل:97]

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ مَسٰکِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَکْبَرُ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ﴾

[التوبۃ:72]

تمہید

دنیا کی زندگی میں آسودگی، امن وامان، اسلام کا نفاذ اور خلافت کا قیام ،اور آخرت کی زندگی میں کامیابی، نجات، فوز وفلاح اور ہمیشہ کے لیے جنت کی خوشخبری اس بات پر منحصر ہے کہ ایمان ،تقویٰ، ربانی ہدایات ،تزکیہ نفس اور دین حق کے غلبہ کے لیے اجتماعی جدو جہد کی جائے۔

نجات کا جامع تصور قرآن مجید اور سیرتِ طیبہ نے جو پیش کیا ہے، دیگر ادیان ومذاہب پیش کرنے سے قاصر ہیں، یہی چیز اسلام کو باقی ادیان سے ممتاز کرتی ہے۔ اسلام نے اصل کامیابی اخروی زندگی کو قرار دیا ہے، اگر چہ دنیاوی ترقی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اور کامیابی کو فراموش نہیں کیا ہے۔

قرآن مجید میں نجات کا مفہوم یہ ہے کہ دنیا کی زندگی کو امن، سکون، مطمئن اور خوشحال بنایا جائے اور اُخروی زندگی کو عذاب، نارِ جہنم سے بچا کر جنت کا داخلہ یقینی بنایا جائے۔ یہی جامع تصور اور نجات کا اصل ہدف ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾ [آل عمران:185]

’’پھر جو شخص آگ سے دور کر دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو یقیناً وہ کامیاب ہو گیا۔‘‘

①......سورۃ العَصْر اور والتِّین میں نجات کا تصور

والعصر چھوٹی سی سورت ہے، جس میں تمام انسانی کمالات کو نہایت جامعیت اور مناسبت کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے۔

①......علمِ نافع، جس کو ایمانیات سے تعبیر کیا گیا ہے۔

②......عملِ صالح، جس کو الّا کے بعد عملوا الصالحات کے ساتھ بیان کیا ہے۔

③......اپنے نفس اور اپنے بھائی کو ایمان اور عمل صالح کی نصیحت اور باہم حق بات تلقین کرنا۔

﴿وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ﴾ [العصر:3]

④......دوسروں کی نصیحت کو خندہ پیشانی سے قبول کرنا، مصائب پر صبر کرنا، اور ایمان کے ساتھ اجر کی امید رکھنا۔

یہ سب خسارے سے بچنے کی عملی بنیادیں ہیں۔

﴿وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ [العصر:4]

☆......سورۃ التین میں بیان کیا گیا ہے کہ اسفل السافلین سے وہی لوگ بچیں گے جو ایمان اور نیک عمل سے آراستہ ہوں گے۔

﴿ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ﴾ [التین:5، 6]

’’پھر ہم نے اسے اسفل السافلین میں کر دیا۔ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے تو ان کے لیے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔‘‘

سورۃ العصر میں تواصی بالحق یعنی تبلیغ حق اور باہمی صبر کی تلقین کا ذکر نہیں، آخر الذکر دونوں صفات ایمان اور عمل صالح کے بعد سورت العصر میں بیان ہوئی ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جس کا مفہوم ہوا کہ ایمان اور عمل صالح کے بعد انسان اسفل سافلین میں گرنے سے بچ جاتا ہے، یعنی مکمل گھاٹے سے محفوظ نہیں ہوا، کیونکہ پورے خسارے سے بچنے کے لیے سورت العصر کے مضمون پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔

☆......نجات حاصل کرنے اور مکمل گھاٹے سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ایمان، عمل صالح، تواصی بالحق اور تواصی بالصبر کے بنیادی اعمال کو اپنایا جائے۔ گویا جس نے چاروں صفات اپنے اندر پیدا کر لیں وہ ہر قسم کے نقصان اور گھاٹے سے بچ گیا۔ جس نے پہلی دو صفات کو قبول کیا اور عمل پیرا ہوا وہ پورے نقصان سے بچ گیا، لیکن کچھ نہ کچھ نقصان ضرور اٹھانا پڑے گا۔ اسی بنا پر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے:

((لَقَدْ فَرَّطْنَا فِی قَرَارِیطَ کَثِیرَۃٍ))

''ہم نے بہت سارے جنازوں کے ساتھ نہ چلنے سے ثواب کی کثیر مقدار کو ضائع کر دیا ہے۔''

صحیح البخاری:1324

☆......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول مطلق خسارے کا ذکر نہیں، بلکہ نقصان اور گھاٹے کی ایک صورت ہے، اُس شخص کے مقابلے میں جو اس ثواب کی پابندی کرتا رہا ہے۔

......نجات کے لیے چار صفات کا باہمی تعلق:

ایمان، عمل صالح، حق کی تبلیغ اور باہمی صبر کی تلقین، ان چاروں صفات میں گہرا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان میں دو قوتیں اور دو حالتیں ودیعت کر رکھی ہیں:

① ......قوتِ علم: اسی کو ایمان سے تعبیر کیا گیا ہے۔

② ......قوتِ عمل: اسی کو عملوا الصالحات سے بیان کیا گیا ہے۔

☆......جس شخص نے ایمان اور عمل صالح کو ہی چھوڑ دیا گویا وہ اسفل السافلین میں گر گیا، وہ ذلت کی پستی اور جہنم کی گہرائی سے نہیں بچ سکتا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّہٗ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ وَ مَاْوٰىہُ النَّارُ وَ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ﴾ [المائدۃ:72]

''بیشک حقیقت یہ ہے کہ جو بھی اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے، یقیناً اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا آگ ہے اور ظالموں کے لیے کوئی مدد کرنے والے نہیں۔''

② ......توحید، نجات کی راہ:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ایمان، اخلاص اور تقویٰ کا کلمہ توحید ہے اور یہی نجات کی بنیاد ہے۔ جب کوئی بندہ دل کی سچائی، جذبہ اخلاص اور کلمہ کے مفہوم کو سمجھ کر پڑھتا ہے، پھر اس کے تقاضے پورے کرتا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا تو اللہ کریم ضرور اُسے جہنم سے بچا کر جنت میں داخل فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ [النساء:48]

''بیشک اللہ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کا شریک بنایا جائے اور وہ بخش دے گا جو اس کے علاوہ ہے، جسے چاہے گا اور جو اللہ کا شریک بنائے تو یقیناً اس نے بہت بڑا گناہ گھڑا۔''

☆......سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا عَبْدٌ حَقًّا مِنْ قَلْبِهِ، إِلَّا حُرِّمَ عَلَى النَّارِ))

''میں ایک کلمہ جانتا ہوں کہ جب کوئی بندہ دل کی سچائی سے کہتا ہو تو اُس پر جہنم حرام کر دی جاتی ہے۔''

[اسنادہ صحیح] مسند احمد: 447

☆......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم ایک سفر (جنگ تبوک) میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَلْقَى اللهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فِيهِمَا، إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ))

''جو بندہ بھی اللہ سے شہادتین کی گواہی کے ساتھ ملے اور ان دونوں باتوں میں اسے شک نہ ہو تو وہ ضرور جنت میں داخل ہو گا۔''

صحیح مسلم:27

☆...... سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا کوئی ایسا کام بتائیں کہ جب اس پر عمل پیرا ہوں تو جنت میں داخل ہو جاؤں؟ تو آپ نے اُسے اللہ تعالیٰ کی بندگی، نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور رمضان کے روزے رکھنے کا حکم دیا۔

پھر اُس دیہاتی شخص نے کہا:

((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا شَيْئًا أَبَدًا، وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ))

''اُس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں اس میں نہ زیادتی کروں گا اور نہ ہی زیادتی کروں گا۔''

جب وہ واپس پلٹا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

”جسے اِس بات سے خوشی ہو کہ وہ ایک جنتی آدمی دیکھے تو وہ اِسے دیکھ لے۔“

صحيح مسلم:14

☆...... سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ))

”جس شخص کی آخری بات (مرتے وقت)[لا الہ الااللّٰہ] ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

[صحيح] سنن ابو داود:3116

③......نجات کی بنیاد، اطاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

اللہ کی ذات، صفات پر ایمان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری سچے نبی ہونے پر یقین کرنا اور آپ کی تعلیمات کے مطابق اطاعت کرنا ہی نجات کی اساس ہے۔ اللہ کی رضا اور جنت کا یہی راستہ ہے جو انسان کی فلاح وکامیابی پر مشتمل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے انحراف اور انکار کرنے والے کے لیے عذاب کی وعید ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ [النساء:13]

”اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے، وہ اسے جنتوں میں داخل کرے گا، جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ رہنے والے اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔“

☆...... سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى))

”میری امت کے سب لوگ جنت میں داخل ہوں گے، مگر جو انکار کرے گا۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وہ کون ہے جو انکار کرے گا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الجَنَّةَ ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى))

”جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً اس نے (جنت جانے سے) انکار کیا۔“

صحيح البخاري:7280

☆...... سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خواب ذکر کرتے فرمایا: میرے پاس دو فرشتے آئے اور انھوں نے میری مثال بیان کرنے کے بعد آپس میں کہا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((مَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ))

''جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی گویا اس نے اللہ کی نافرمانی کی، اور محمد ﷺ لوگوں میں اچھے کو برے سے الگ کرنے والے ہیں۔''

صحيح البخاری:7281

④......نجات کا مدار، ایمان باللہ:

عربی زبان میں ایمان کا لفظ (ا۔م۔ن) یعنی امن سے مشتق ہے۔جس کا معنی کسی خوف سے محفوظ ہو جانا، دل کا مطمئن ہو جانا اور انسان کے خیر و عافیت سے ہمکنار ہونا ہے۔

لسان العرب، لابن منظور، 13/ 23

لفظِ ایمان اپنے اصل معنی اور مفہوم کے اعتبار سے تصدیق کرنا، یقین رکھنا، امن اور امانت پر دلالت کرتا ہے۔

ایمان کی صطلاحی تعریف:

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کا زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنا اور دین کی تمام بنیادی باتوں کو تسلیم کرنا جن کا تعلق ضروریات دین سے ہے، ایمان کہلاتا ہے۔

جس شخص نے اللہ پر ایمان لایا، رسول اللہ ﷺ کی رسالت کو تسلیم کیا اور آخرت کے قائم ہونے پر یقین کیا اُس نے ایسا مضبوط کڑا تھام لیا ہے جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا﴾

[البقرة:256]

''پھر جو کوئی طاغوت (باطل معبود) کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے تو یقیناً اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا، جسے کسی صورت ٹوٹنا نہیں۔''

نجات کی راہ، اعمالِ صالحہ

①......اخلاص،عمل صالح کی قبولیت کی بنیاد:

اخلاص دراصل ظاہری اور باطنی تمام اعمال کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرنا اور اس سے قربتِ الٰہی حاصل کرنے کا نام ہے، جس میں ریاکاری، سُمعہ اور دنیوی اشیاء کی محبت مطلوب نہ ہو۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ تعالیٰ نے تمام جن وانس کو تمام شرعی احکام میں اخلاص کا حکم دیتے فرمایا:

﴿وَمَآ أُمِرُوٓا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ﴾ [البينة:4]

''اور انہیں اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کریں، اپنے دین کو اس کے لیے خالص کر کے بالکل یکسو ہو کر نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں، بس یہی سیدھا دین ہے۔''

☆......اخلاص دراصل مسلمان کے عمل کی روح اور ساری زندگی کی کوششوں کا نتیجہ اور ثمر ہے۔ اخلاص دل کے اہم ترین اعمال میں سے ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اعضاء و جوارح کے تمام اعمال دل کے تابع ہوتے ہیں۔ نیت کا مقام روح کی طرح اور عمل کی حیثیت جسمانی اعضاء کی ہے۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام کی زبانی کہلوایا:

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ [الانعام:162]

''آپ کہہ دیجیے! بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے (خالص) ہے، جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔''

اخلاص کی عمدہ مثال:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس ہوئے اور مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا:

((إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا، مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا، وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ))

''مدینہ میں بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ جہاں بھی تم چلے اور جس وادی سے بھی تم گزرے، وہ تمہارے ساتھ تھے۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگرچہ ان کا قیام اس وقت بھی مدینہ میں ہی ہے؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ، حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ))

''ہاں، وہ مدینہ میں رہتے ہوئے بھی (دل کے خلوص اور دعا کی وجہ سے تمہارے ساتھ ہیں) اگرچہ وہ کسی عذر کی وجہ سے رک گئے تھے۔''

صحيح البخاری:4423

②......حج و عمرہ گناہوں سے نجات کا باعث:

حج و عمرہ کی ادائیگی ہر صاحبِ استطاعت پر واجب ہے، ہر مؤمن بندہ جو جسمانی اور مالی طاقت رکھتا ہوا ُس پر زندگی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں ایک بار حج وعمرہ کرنا لازم ہے اور باقی نفل ہے۔ حج وعمرہ کی ادائیگی کا عمل اس قدر عظیم ہے کہ اس سے گناہ ایسے مٹ جاتے اور ختم ہو جاتے ہیں جیسا کہ انسان اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے وقت گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ [آل عمران:97]

''اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج (فرض) ہے، جو اس کی طرف راستے کی طاقت رکھے۔''

☆......سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَابِعُوا بَيْنَ الحَجِّ وَالعُمْرَةِ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الكِيرُ خَبَثَ الحَدِيدِ، وَالذَّهَبِ، وَالفِضَّةِ))

''حج وعمرہ پے در پے ادا کرو، کیونکہ یہ دونوں تنگدستی اور گناہوں کو اس طرح مٹا دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کی میل کچیل کو ختم کر دیتی ہے۔''

[صحیح] سنن الترمذی:810

☆......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ))

''جو شخص محض اللہ کے لیے حج کرے، پھر کسی گناہ کا مرتکب نہ ہو، نہ فحش کام کرے اور نہ ہی فسق و فجور میں مبتلا ہو تو وہ ایسے گناہوں سے پاک واپس لوٹے گا جیسے آج ہی اُس کی ماں نے اُسے جنم دیا ہو۔''

صحیح البخاری:1521

③......نیکی، گناہ کو مٹا دیتی ہے (واقعہ):

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کسی اجنبی عورت سے چھیڑ چھاڑ کی اور اُسے پریشان کیا، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اپنے گناہ کا اعتراف کیا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ﴾ [هود:114]

''اور دن کے دونوں کناروں (صبح وشام) میں نماز پابندی سے پڑھا کرو اور رات کی کچھ حصوں میں بھی اس اہتمام کرو، بیشک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔''

اُس شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول اللہ! کیا یہ حکم میرے لیے خاص ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ))

''نہیں، بلکہ میری تمام امت کے لیے ہے۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صحيح البخاری:526

☆......سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اتَّقِ اللّٰهِ حَيْثُمَا كُنْتَ ، وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الحَسَنَةَ تَمْحُهَا ، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ))

''تم جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، برائی سرزد ہونے کے بعد فوراً نیکی کرو، کیونکہ نیکی برائی کو مٹا دیتی ہے، اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آؤ۔''

[حسن] سنن الترمذی:1987

④......بیماری، گناہوں سے نجات کا ذریعہ:

بیماری اور تندرستی زندگی کا امتحان ہے، لہٰذا مؤمن بندہ کو چاہیے کہ وہ صحت میں شکر ادا کرے اور بیماری میں صبر سے کام لے اور اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید رکھے، یقیناً دونوں حالتوں میں مؤمن کے لیے خیر ہی خیر ہے۔

☆......سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ سیدہ ام السائب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے، آپ نے انھیں پوچھا: اے ام السائب تمھیں کیا ہوا کہ تم کانپ رہی ہو؟ تو انھوں نے کہا: بخار ہے، اللہ اس میں برکت نہ ڈالے، یعنی بد دعا کے کلمات کہے اور بیماری سے ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَسُبِّى الْحُمَّى ، فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ ، كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ))

''بخار کو برا مت کہو، کیونکہ یہ اولاد آدم کے گناہوں کو اس طرح دور کرتا ہے، جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔''

صحيح مسلم:2575

☆......سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((مَا مِنْ مَرَضٍ يُصِيبُنِي ، أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْحُمَّى؛ لِأَنَّهَا تَدْخُلُ فِي كُلِّ عُضْوٍ مِنِّي ، وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي كُلَّ عُضْوٍ قِسْطَهُ مِنَ الأَجْرِ))

''بخار سے زیادہ مجھے کوئی بیماری محبوب نہیں کیونکہ وہ جسم کے ہر جوڑ میں داخل ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ ہر عضو کو اس کے حصے کا اجر عطا فرماتا ہے۔''

[صحيح] صحيح الادب المفرد، للالبانی: 503

☆......سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آپ کو شدید بخار تھا، میں نے عرض کیا: اے اللہ رسول! آپ کو بہت تیز بخار ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ہاں مجھے اتنا بخار ہوتا ہے جتنا کہ تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا: یہ اس لیے کہ آپ کا ثواب

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بھی دوگنا ہے؟ فرمایا کہ ہاں یہی بات ہے۔اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى ، شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا ، إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ ، كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا))

''مسلمان کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے کانٹا ہو یا اس سے زیادہ تکلیف دینے والی کوئی چیز تو جیسے درخت اپنے پتوں کو گراتا ہے اسی طرح اللہ پاک اس تکلیف کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔''

صحيح البخاری:5648

دورِ فتن میں نجات کی راہ

①......نجات کس چیز میں ہے؟

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: نجات کس چیز میں ہے؟ تو آپ نے فرمایا:

((اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ ، وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ))

''تم اپنی زبان کو قابو میں رکھو، اپنے گھر کی وسعت میں قید رہو اور اپنی خطاؤں پر روتے رہو۔''

[صحيح] سنن الترمذی:2406

فوائد

①......ایک مرتبہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی زبان کو پکڑ کر کھینچ رہے تھے، کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے، اسے چھوڑ دیں (ایسا کیوں کر رہے ہیں؟)۔تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا:

((إِنَّ هٰذَا أَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ))

''یقیناً اس نے مجھے بہت ساری ہلاکتوں میں ڈالا ہے۔''

[صحيح] مؤطا امام مالك، 3621

②......سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سونے اور چاندی کے بارے میں آیت اتری تو لوگ کہنے لگے کہ اب کون سا مال ہم اپنے لیے رکھیں؟ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اسے تمہارے لیے معلوم کر کے آتا ہوں، پھر وہ اپنے اونٹ پر سوار ہو کر نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے، جب کہ میں بھی آپ کے پیچھے تھا، انہوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہم کون سا مال رکھیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لِيَتَّخِذْ أَحَدُكُمْ قَلْبًا شَاكِرًا ، وَلِسَانًا ذَاكِرًا ، وَزَوْجَةً مُؤْمِنَةً ، تُعِينُ أَحَدَكُمْ عَلَى أَمْرِ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الْآخِرَةِ))

”تم میں ہر کوئی شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان، اور ایمان والی بیوی پکڑے جو اس کی آخرت کے کاموں میں مدد کرے۔“

[صحیح] سنن ابن ماجه:1856

③......سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا:

((عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

”دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی: ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے بہہ پڑی ہو اور دوسری وہ آنکھ جس نے جہاد کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری ہو۔“

[صحیح] سنن الترمذی:1639

②......گھر، زبان اور نیکی کو لازم پکڑو:

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ مجھے آپ پر فدا ہونے والا بنائے، میں ایسے حالات میں کیا کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((الْزَمْ بَيْتَكَ، وَامْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَخُذْ بِمَا تَعْرِفُ، وَدَعْ مَا تُنْكِرُ، وَعَلَيْكَ بِأَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَدَعْ عَنْكَ أَمْرَ الْعَامَّةِ))

”اپنے گھر کو لازم پکڑنا، اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھو (خاموش رہو) اور نیکی پر عمل کرو اور برائی سے بچتے رہو اور اپنی ذات کی اصلاح کرو اور عام لوگوں کے معاملات میں دخل اندازی کرنا چھوڑ دو۔“

[حسن، صحیح] سنن ابو داود:4343

③......جلد بازی، پردہ فاش کرنے اور غیبت سے بچو:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فتنوں کے متعلق فرماتے ہیں:

((لَا تَكُونُوا عُجُلاً مَذَايِيعَ بُذُراً، فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُم بَلاءً مُبْرِحاً، مُكْلِحاً، وَأُمُوراً مُتَمَاحِلَةً رُدُحاً))

”تم جلد باز، باتوں کو پھیلانے والے اور راز فاش کرنے والے نہ بنو، کیونکہ تمہارے بعد مصیبت میں ڈالنے والی آزمائش ہوگی اور فتنوں کا ایسا طویل دور ہوگا جو انسان کو دبا کر رکھ دے گا۔“

[صحیح] الادب المفرد للامام البخاری، ح: 327

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے قول سے حاصل کردہ فوائد:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے قول میں درج ذیل تین اہم باتوں کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔

① ...... معاملات میں غور وفکر اور نتائج پر سوچ بچار کیے بغیر جلد بازی سے فیصلے کرنا ہمیشہ ملامت ، پریشانی اور ذلت کا باعث بنتا ہے۔

②......کسی بات کو بغیر تحقیق کیے اور دیکھے آگے پھیلانا ، اگرچہ بات کو بتانے میں کوئی مصلحت ہی کیوں نہ ہو، پھر بھی لوگوں کی باتوں کو دوسروں میں عام کرنا کسی طرح درست نہیں ہے۔

③......چغل خوری،غیبت اور بہتان تراشی سے فتنہ وفساد جنم لیتا ہے،مسلمانوں کے درمیان عداوت ودشمنی پیدا ہوتی اور معاشرے میں باہمی خلفشاری کی فضا امن کو تباہ کردیتی ہے۔

④......توبہ واستغفار، ہرقسم کی آفات سے نجات:

کثرت سے توبہ واستغفار کرنا انسان میں اخلاص پیدا کرتا ہے، اور ایسے میں اللہ نے دو چیزوں کا وعدہ کیا ہے، ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے ان مخلص بندوں کو دنیا کی نعمتوں سے ایک مدت تک مستفید کرے گا، اوران کی روزی میں برکت و دیگر نعمتوں سے خوب اضافہ فرمائے گا۔“

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ يُؤْتِ كُلَّ ذِىْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ﴾ [هود:3]

”اور یہ کہ تم اپنے رب سے استغفار کرو، پھر اس کی طرف توبہ کروتو وہ تمہیں ایک مقررہ مدت تک بہترین سازوسامان دے گا اور ہر زیادہ عمل والے کو اس کا زیادہ ثواب دے گا۔“

☆...... جو افراد اور قومیں اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہیں اور استغفار کریں، وہ کبھی غضب الٰہی کا شکار نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ [الانفال:33]

”اللہ انہیں عذاب نہیں دے گا جب تک وہ مغفرت کی دعا کرتے رہیں گے۔“

☆......سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

((يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ ، وَلَا أُبَالِي))

”اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کو چھونے لگیں پھر تو مجھ سے استغفار کرو تو میں تجھے بخش دوں گا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اور مجھے کسی بات کی پرواہ نہ ہوگی۔"

[صحیح] سنن الترمذی:3540

☆......سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((طُوبىٰ لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا))

"خوشخبری ہے اُس شخص کے لیے جو اپنے نامہ اعمال میں (قیامت کے دن) کثرت سے استغفار پائے۔"

[صحیح] سنن انب ماجه:3818

خلاصہ جمعہ

بعنوان

نجات کی راہ، ایمان اور عملِ صالح

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ [التغابن:9]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾ [آل عمران:185]

①......سورۃ العَصْر اور والتِّین میں نجات کا تصور

والعصر چھوٹی سی سورت ہے، جس میں تمام انسانی کمالات کو نہایت جامعیت اور مناسبت کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے۔

①......علمِ نافع، جس کو ایمانیات سے تعبیر کیا گیا ہے۔

②......عملِ صالح، جس کو الّا کے بعد عملوا الصالحات کے ساتھ بیان کیا ہے۔

③......اپنے نفس اور اپنے بھائی کو ایمان اور عمل صالح کی نصیحت اور باہم حق بات تلقین کرنا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

﴿وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ﴾ [العصر:3]

④......دوسروں کی نصیحت کو خندہ پیشانی سے قبول کرنا، مصائب پر صبر کرنا، اور ایمان کے ساتھ اجر کی امید رکھنا۔ یہ سب خسارے سے بچنے کی عملی بنیادیں ہیں۔

﴿وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ [العصر:4]

☆......سورۃ التین میں بیان کیا گیا ہے کہ اسفل السافلین سے وہی لوگ بچیں گے جو ایمان اور نیک عمل سے آراستہ ہوں گے۔

﴿ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ ۞ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ﴾ [التین:5، 6]

سورۃ العصر میں تواصی بالحق یعنی تبلیغ حق اور باہمی صبر کی تلقین کا ذکر نہیں، آخر الذکر دونوں صفات ایمان اور عمل صالح کے بعد سورت العصر میں بیان ہوئی ہیں۔

اسی بنا پر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے:

((لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ))

صحیح البخاری:1324

②......توحید، نجات کی راہ:

ایمان، اخلاص اور تقویٰ کا کلمہ توحید ہے اور یہی نجات کی بنیاد ہے۔ جب کوئی بندہ دل کی سچائی، جذبہ اخلاص اور کلمہ کے مفہوم کو سمجھ کر پڑھتا ہے، پھر اس کے تقاضے پورے کرتا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا تو اللہ کریم ضرور اُسے جہنم سے بچا کر جنت میں داخل فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ [النساء:48]

☆......سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا عَبْدٌ حَقًّا مِنْ قَلْبِهِ ، إِلَّا حُرِّمَ عَلَى النَّارِ))

[اسنادہ صحیح] مسند احمد: 447

☆......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم ایک سفر (جنگ تبوک) میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَلْقَى اللهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فِيهِمَا ، إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ))

صحیح مسلم:27

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆...... سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا کوئی ایسا کام بتائیں کہ جب اس پر عمل پیرا ہوں تو جنت میں داخل ہو جاؤں؟ تو آپ نے اُسے اللہ تعالیٰ کی بندگی، نماز قائم کرنے، زکوۃ ادا کرنے اور رمضان کے روزے رکھنے کا حکم دیا۔

پھر اُس دیہاتی شخص نے کہا:

((وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ ، لا أَزِيدُ عَلَى هٰذَا شَيْئًا أَبَدًا ، وَلا أَنْقُصُ مِنْهُ))

جب وہ واپس پلٹا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَرَّهُ أَنَّ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا))

صحیح مسلم:14

☆...... سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ))

[صحیح] سنن ابو داود:3116

③......نجات کی بنیاد، اطاعتِ مصطفیٰ ﷺ:

اللہ کی ذات، صفات پر ایمان اور رسول اللہ ﷺ کے آخری سچے نبی ہونے پر یقین کرنا اور آپ کی تعلیمات کے مطابق اطاعت کرنا ہی نجات کی اساس ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾ [النساء:13]

☆...... سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى))

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وہ کون ہے جو انکار کرے گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الجَنَّةَ ، وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ أَبَى))

صحیح البخاری:7280

☆...... سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی خواب ذکر کرتے فرمایا: میرے پاس دو فرشتے آئے اور انھوں نے میری مثال بیان کرنے کے بعد آپس میں کہا:

((مَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ ، وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ فَرَّقَ بَيْنَ النَّاسِ))

صحیح البخاری:7281

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

④......نجات کا مدار، ایمان باللہ:

عربی زبان میں ایمان کا لفظ (ا۔م۔ن) یعنی امن سے مشتق ہے۔جس کا معنی کسی خوف سے محفوظ ہو جانا، دل کا مطمئن ہو جانا اور انسان کے خیر و عافیت سے ہمکنار ہونا ہے۔

لسان العرب، لابن منظور، 23 /13

لفظِ ایمان اپنے اصل معنی اور مفہوم کے اعتبار سے تصدیق کرنا، یقین رکھنا، امن اور امانت پر دلالت کرتا ہے۔

ایمان کی صطلاحی تعریف:

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کا زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنا اور دین کی تمام بنیادی باتوں کو تسلیم کرنا جن کا تعلق ضروریات دین سے ہے، ایمان کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا﴾

[البقرة:256]

نجات کی راہ، اعمالِ صالحہ

①......اخلاص، عمل صالح کی قبولیت کی بنیاد:

اخلاص دراصل ظاہری اور باطنی تمام اعمال کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرنا اور اس سے قربتِ الٰہی حاصل کرنے کا نام ہے، جس میں ریاکاری، سُمعہ اور دنیوی اشیاء کی محبت مطلوب نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے تمام جن وانس کو تمام شرعی احکام میں اخلاص کا حکم دیتے فرمایا:

﴿وَمَا أُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ﴾ [البينة:4]

☆......اخلاص دراصل مسلمان کے عمل کی روح اور ساری زندگی کی کوششوں کا نتیجہ اور ثمر ہے۔اخلاص دل کے اہم ترین اعمال میں سے ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اعضاء و جوارح کے تمام اعمال دل کے تابع ہوتے ہیں۔نیت کا مقام روح کی طرح اور عمل کی حیثیت جسمانی اعضاء کی ہے۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام کی زبانی کہلوایا:

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ [الانعام:162]

اخلاص کی عمدہ مثال:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس ہوئے اور مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا:

((إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا ، مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا ، وَلاَ قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ))

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ ، حَبَسَهُمُ العُذْرُ))

صحیح البخاری:4423

②......حج وعمرہ گناہوں سے نجات کا باعث:

حج وعمرہ کی ادائیگی کا عمل اس قدر عظیم ہے کہ اس سے گناہ ایسے مٹ جاتے اور ختم ہو جاتے ہیں جیسا کہ انسان اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے وقت گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ [اٰل عمران:97]

☆......سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَابِعُوا بَيْنَ الحَجِّ وَالعُمْرَةِ ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الكِيرُ خَبَثَ الحَدِيدِ ، وَالذَّهَبِ ، وَالفِضَّةِ))

[صحیح] سنن الترمذی:810

☆......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ ، وَلَمْ يَفْسُقْ ، رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ))

صحیح البخاری:1521

③......نیکی، گناہ کو مٹا دیتی ہے (واقعہ):

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کسی اجنبی عورت سے چھیڑ چھاڑ کی اور اُسے پریشان کیا، پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنے گناہ کا اعتراف کیا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ﴾ [هود:114]

اُس شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول اللہ! کیا یہ حکم میرے لیے خاص ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ))

صحیح البخاری:526

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆......سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اتَّقِ اللّٰهِ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ))

[حسن] سنن الترمذی:1987

④......بیماری، گناہوں سے نجات کا ذریعہ:

بیماری اور تندرستی زندگی کا امتحان ہے، لہٰذا مؤمن بندہ کو چاہیے کہ وہ صحت میں شکر ادا کرے اور بیماری میں صبر سے کام لے اور اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید رکھے، یقیناً دونوں حالتوں میں مؤمن کے لیے خیر ہی خیر ہے۔

☆......سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ام السائب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے، آپ نے انھیں پوچھا: اے ام السائب تمھیں کیا ہوا کہ تم کانپ رہی ہو؟ تو انھوں نے کہا: بخار ہے، اللہ اس میں برکت نہ ڈالے، یعنی بددعا کے کلمات کہے اور بیماری سے ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَسُبِّي الْحُمَّى ، فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ ، كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ))

صحیح مسلم:2575

☆......سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((مَا مِنْ مَرَضٍ يُصِيبُنِي ، أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْحُمَّى ؛ لِأَنَّهَا تَدْخُلُ فِي كُلِّ عُضْوٍ مِنِّي ، وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي كُلَّ عُضْوٍ قِسْطَهُ مِنَ الأَجْرِ))

[صحیح] صحیح الادب المفرد، للالبانی: 503

☆......سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آپ کو شدید بخار تھا، میں نے عرض کیا: اے اللہ رسول! آپ کو بہت تیز بخار ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہاں مجھے اتنا بخار ہوتا ہے جتنا کہ تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا: یہ اس لیے کہ آپ کا ثواب بھی دوگنا ہے؟ فرمایا کہ ہاں یہی بات ہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى ، شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا ، إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ ، كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا))

صحیح البخاری:5648

دورِ فتن میں نجات کی راہ

①......نجات کس چیز میں ہے؟

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: نجات کس چیز میں ہے؟ تو آپ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نے فرمایا:

((اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ ، وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ))

[صحیح] سنن الترمذی:2406

فوائد

①......ایک مرتبہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی زبان کو پکڑ کر کھینچ رہے تھے، کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے، اسے چھوڑ دیں (ایسا کیوں کر رہے ہیں؟)۔ تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا:

((إِنَّ هٰذَا أَوْرَدَنِى الْمَوَارِدَ))

[صحیح] مؤطا امام مالک، 3621

②......سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سونے اور چاندی کے بارے میں آیت اتری تو لوگ کہنے لگے کہ اب کون سا مال ہم اپنے لیے رکھیں؟ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اسے تمہارے لیے معلوم کر کے آتا ہوں، پھر وہ اپنے اونٹ پر سوار ہو کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے، جب کہ میں بھی آپ کے پیچھے تھا، انہوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہم کون سا مال رکھیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِيَتَّخِذْ أَحَدُكُمْ قَلْبًا شَاكِرًا ، وَلِسَانًا ذَاكِرًا ، وَزَوْجَةً مُؤْمِنَةً ، تُعِينُ أَحَدَكُمْ عَلَى أَمْرِ الْآخِرَةِ))

[صحیح] سنن ابن ماجہ:1856

③......سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا:

((عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِى سَبِيلِ اللّٰهِ))

[صحیح] سنن الترمذی:1639

②......گھر، زبان اور نیکی کو لازم پکڑو:

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ مجھے آپ پر فدا ہونے والا بنائے، میں ایسے حالات میں کیا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الْزَمْ بَيْتَكَ ، وَامْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ ، وَخُذْ بِمَا تَعْرِفُ ، وَدَعْ مَا تُنْكِرُ ، وَعَلَيْكَ بِأَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ ، وَدَعْ عَنْكَ أَمْرَ الْعَامَّةِ))

[حسن، صحیح] سنن ابو داود:4343

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

③......جلد بازی، پردہ فاش کرنے اور غیبت سے بچو:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فتنوں کے متعلق فرماتے ہیں:

((لَا تَكُونُوا عُجُلاً مَذَايِيعَ بُذُراً، فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُم بَلاءً مُبْرَحاً، مُكْلَحاً، وَأُمُوراً مُتَمَاحِلَةً رُدُحاً))

[صحیح] الادب المفرد للامام البخاری، ح: 327

④......توبہ واستغفار، ہر قسم کی آفات سے نجات:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ يُؤْتِ كُلَّ ذِىْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ﴾ [هود:3]

☆......جو افراد اور قومیں اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہیں اور استغفار کریں، وہ کبھی غضب الٰہی کا شکار نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ [الانفال:33]

☆......سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

((يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ، وَلَا أُبَالِي))

[صحیح] سنن الترمذی:3540

☆......سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا))

[صحیح] سنن انب ماجہ:3818

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ تنویر الاسلام	03424449009	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03424449009	03014843312	03015989211
	03034125519	03017138746

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com